کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

خطبۃ الانوار

خطباء و واعظین کے لیے جمعۃ المبارک کا بیان

عنوان

استقبالِ ماہِ رمَضان

سلسلہ نمبر 0208

تاریخ
13فروری 2026ء
۲۴شعبان المعظم۱۴۴۷ھ

پیش کش

تنظیم فضلاء انوار العلوم ملتان
مرکزی دفتر جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان
0304-0306-0314
6123162
061-6560699

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِوَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّابَعْدُ!فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(البقرہ:183)

رمضان المبارک ایسابابرکت مہینہ ہے، جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔اس میں نوافل کاثواب فرض کے برابر اور فرائض کا ثواب 70 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔اسی ماہِ مبارک میں وہ عظیم رات آتی ہے،جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔[1] یہ رات ایسی بابرکت ہے کہ قرآن مجید کی ایک مکمل سورہ اس کی فضیلت میں نازل ہوئی۔اس مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔[2] یہ ایسا مقدس مہینہ ہے کہ اس میں سرکش شیاطین پابند سلاسل کر دیے جاتے ہیں[3] تاکہ مومن بندوں کے لیے یکسوئی سے عبادت کرنا آسان ہو جائے۔اس ماہ مبارک کی فضیلت کا یہ عالم ہے کہ اس مہینے میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں،تاکہ آسمان سے خیر و برکت کانزول ہمہ وقت ہوتا رہے۔ماہِ رمضان آنے والا ہے۔

اسی مناسبت سے آج کے جمعہ کا موضوع ہے:**استقبالِ ماہِ رمضان۔**

---

(1)لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ(القدر:3)شبِ قدر(فضیلت وبرکت اور اَجر وثواب میں)ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(2)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے فرمایا:کیا وجہ ہے کہ تو نے ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟اس(عورت)نے کہا:ہمارے پاس ایک پانی بھرنے والا اونٹ تھا۔اس پر ابو فلاں اور اس کا لڑکا یعنی اس کا شوہر اور بیٹا سوار ہو کر حج کے لئے روانہ ہو گئے اور اپنے پیچھے ایک آب کش اونٹ(خاندان کی ضرورت کے لئے)چھوڑ گئے(اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی سواری نہیں)۔یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔“(صحیح بخاری2: 631)

(3)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ."جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔(صحیح بخاری3: 1194)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک کا استقبال کیسے فرماتے؟:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک سے اتنی زیادہ محبت فرماتے کہ اکثر اس کے پانے کی دُعا فرماتے تھے اور رمضان المبارک کا اہتمام ماہِ شعبان میں ہی روزوں کی کثرت کے ساتھ ہو جاتا تھا۔

الترغیب والترہیب کی حدیث ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس مبارک مہینے کو خوش آمدید کہہ کر اس کا استقبال فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام سے سوالیہ انداز میں تین بار دریافت فرمایا: **مَاذَا يَسْتَقْبِلُكُمْ وَتَسْتَقْبِلُوْنَ؟**

کون تمہارا استقبال کر رہا ہے اور تم کس کا استقبال کر رہے ہو؟۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی وحی اترنے والی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کسی دشمن سے جنگ ہونے والی ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ الْقِبْلَةِ**(الترغیب والترہیب، 64:2)

بے شک اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی پہلی رات ہی تمام اہلِ قبلہ کو بخش دیتا ہے۔

حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء میں ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جیسے ہی ماہِ رجب کا چاند طلوع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ دعا فرماتے: **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَب وَشَعْبَانَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ رَمَضَانَ**(حلية الأولياء، 269:6)

اے اللہ! ہمارے لئے رجب، شعبان اور (بالخصوص) ماہِ رمضان کو بابرکت بنا دے۔

سنن نسائی کی حدیث ہے: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰہ،لَمْ أَرَکَ تَصُوْمُ شَہْرًا مِنَ الشُّہُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟قَالَ: ذَالِکَ شَہْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْہُ بَیْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ وَھُوَ شَہْرٌ تُرْفَعُ فِیْہِ الْأَعْمَالُ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَأُحِبُّ أَنْ یُرْفَعَ عَمَلِیْ وَأَنَا صَائِمٌ(سنن نسائی4:201)

یارسول اللہ ! جس قدر آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اُٹھائے جائیں۔

اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مسلسل دو ماہ تک روزے رکھتے نہیں دیکھا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شعبان المعظم کے مبارک ماہ میں مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزوں سے مل جاتے۔(سنن نسائی4:150)

محترم حضرات !ماہ شعبان، ماہ رمضان کے لئے مقدمہ کی مانند ہے، لہٰذا اس میں وہی اعمال بجا لانے چاہئیں جن کی کثرت رمضان المبارک میں کی جاتی ہے یعنی روزے اور تلاوتِ قرآن حکیم۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ "لطائف المعارف" میں لکھتے ہیں: ماہ شعبان میں روزوں اور تلاوتِ قرآن حکیم کی کثرت اِس لیے کی جاتی ہے تاکہ ماہ رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لئے مکمل تیاری ہو جائے اور نفس، رحمٰن کی اِطاعت پر خوش دلی اور خوب اطمینان سے راضی ہو جائے۔

(لطائف المعارف:258)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، شعبان میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے معمول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں: شعبان کے شروع ہوتے ہی مسلمان قرآن کی طرف جھک پڑتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب، مسکین لوگ روزے اور ماہِ رمضان بہتر طور پر گزار سکیں۔(لطائف المعارف:258)

فیضانِ ماہِ رمضان

سورۂ بقرہ میں اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(البقرہ:183)

اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض ہوا جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔(البیان)

محترم حضرات! اس آیتِ مبارکہ میں رمضان کے مقصد کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ صرف اس امت پر نہیں بلکہ سابقہ امتوں پر بھی فرض کیا، تاکہ انسان میں تقویٰ پیدا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ محض بھوک اور پیاس کا نام نہیں بلکہ نفس کی تربیت کا ذریعہ ہے۔ روزہ انسان کو صبر، ضبطِ نفس اور اللہ کی اطاعت کا عادی بناتا ہے۔ یوں رمضان کا اصل ہدف یہ ہے کہ انسان گناہوں سے بچتے ہوئے تقویٰ کی راہ اختیار کرے۔

یہ نہایت ہی خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس مہینے میں یکسوئی سے عبادت کرکے اپنے آپ کو جنت کا مستحق نہ بنا پائے تو حدیث میں ایسے شخص پر لعنت بھی کی گئی ہے۔

کَنْزُ الْعُمَّال کی حدیث ہے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا: تم لوگ ممبر کے قریب آجاؤ! پس صحابہ کرام ممبر کے پاس حاضر ہوئے، جب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ممبر کے پہلے زینہ پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔جب دوسرے زینہ پر چڑھے تو فرمایا: آمین اور جب تیسرے زینہ پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔جب ممبر شریف سے اترے تو ہم (صحابہ) نے عرض کی یارسول اللہ !صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا کہ بیشک وہ شخص رحمت سے دور ہو یا ہلاک ہو، جس نے رمضان شریف کو پایا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔میں نے کہا: آمین۔جب میں دوسرے زینہ پر چڑھا تو جبریل نے کہا کہ اللہ اس شخص کو رسوا کرے جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔میں نے کہا: آمین۔جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا تو اس نے کہا کہ اللہ اس شخص کو رسوا کرے، جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پالے پھر وہ (ان کی خدمت کرکے اور ان کو راضی کرکے) جنت کا مستحق نہ ہو جائے۔میں نے کہا: آمین۔(کنز العمال:23693)

محترم حضرات !اس حدیثِ پاک میں، حضرت جبریل علیہ السلام نے تین مرتبہ دعا ضرر کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان تینوں مرتبہ آمین فرمایا۔اول تو حضرت جبریل علیہ السلام کی دعا ضرر کچھ کم نہ تھی، پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آمین نے اس دعا ضرر پر مہر تصدیق ثبت فرما کر اور سخت بنا دیا۔

محترم حضرات! رمضان المبارک کا یہ بابرکت مہینہ چند یوم کے بعد شروع ہونے والا ہے۔اس ماہ مبارک میں جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ماہ رمضان کے استقبال کا تقاضا یہ ہے کہ اس ماہ مقدس کی آمد سے قبل ہی اس مہینے کو گزارنے کی منصوبہ بندی کر لینی چاہیے۔تاکہ ہم اس کی برکتیں اور نعمتیں پوری طرح حاصل کر سکیں۔

رمضان المبارک کے استقبال کے حوالے سے چند اہم پہلو ہیں۔ ان کو سامنے رکھیں اور ان کے مطابق اگر اس ماہ مبارک کی تیاری کریں تو امید ہے کہ اس ماہ مقدس سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔

انسانی زندگی ایک گھڑی کی طرح ہے۔ ہمیں اپنے دن کو بھی بالکل گھڑی کی طرح مقرر کرنا چاہیے ۔ جس طرح گھڑی میں وقت بتانے کے لیے گھنٹے اور منٹ ہوتے ہیں، اسی طرح ہمیں بھی وقت کے ساتھ اپنے کاموں کو مقرر کرلینا چاہیے، اس طرح وقت بھی بچ جاتا ہے اور کام بھی آسانی سے مکمل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر صبح نماز فجر کے بعد فلاں کام کرنا ہے، دوپہر کو نماز ظہر کے بعد فلاں کام، عصر و مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد فلاں فلاں کام کرنا ہے، اسی طرح پورا دن بلکہ پورے ہفتے ومہینہ اور پورے سال کے ایام کو ترتیب دے سکتے ہیں، جس سے ہم اپنے نیک اور بڑے مقاصد بڑی آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ **زندگی کا اچھا استعمال، اس کی منصوبہ بندی کرنے اور اس کو اچھے انداز سے بسر کرنے میں ہے۔**

رمضان المبارک کے استقبال کی پہلی تیاری تو یہ ہے کہ اپنے وقت کو رمضان المبارک کے مطابق ڈھال لیں۔ سال کے بقیہ دنوں کے پروگراموں کو معطل کر کے رمضان کے لیے ایک نیا نظام الاوقات بنائیں، جس میں سب سے زیادہ اہمیت عبادت کو حاصل ہو یعنی رمضان المبارک صرف عبادت کے لیے ہے۔ بقیہ تمام تقاضے ضرورت کے مطابق پورے کیے جائیں گے۔ آرام کی ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔ بشری تقاضے بھی پورے کیے جائیں گے۔ معاشی ضرورتوں اور ڈیوٹی وغیرہ کا بھی اہتمام ہو گا۔ **لیکن صرف بقدر ضرورت اور عبادت ہو گی بقدر استطاعت**۔ اگر عبادت میں انہاک کی

دولت مل گئی تو یہ سب سے بڑی دولت ہو گی۔ اللہ کے نیک بندے وہ ہوتے ہیں، جو اس کے سامنے سجود اور قیام میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ پورا سال نہ سہی اس ماہ میں تو اس کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی طرف رغبت:

محترم حضرات! ہمیں ماہ رمضان میں صدقہ و خیرات میں غیر معمولی اضافہ کرنا چاہیے۔ عام دنوں میں اللہ کی راہ میں ہم جو خرچ کرتے ہیں، رمضان میں اس سے زیادہ خرچ کریں۔ زکوٰۃ تو فرض ہے، اس کے علاوہ بھی ہمیں غریبوں اور ناداروں کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کرنی چاہیے اور پھر اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کی مدد کرنا دراصل، رب العالمین کی رحمت ہے، جو وہ ہمارے ذریعے کرواتا ہے، اس لیے اگر کسی کو نیک کام کی اور کسی کی امداد کی توفیق ملے تو اس کو اللہ کا شکر ضرور ادا کرنا چاہیے، کہ اللہ رب العزت نے اس کو اپنی رحمت کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ صدقات و خیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی سوالی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے در سے خالی واپس نہ جاتا رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سخاوت اور صدقات و خیرات سال کے باقی گیارہ مہینوں کی نسبت زیادہ ہو جاتی۔ بخاری کی حدیث ہے جسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِيْ رَمَضَانَ،حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ،فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام،أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ(سنن نسائی: 2097)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی آدمی تھے اور رمضان میں جس وقت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تھے آپ اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے، جبریل علیہ السلام آپ سے ماہ رمضان میں ہر رات ملاقات کرتے، تو قرآن کا دور کراتے تھے۔(راوی) کہتے ہیں: جس وقت جبریل علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ تیز چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

حضرت جبریل امین، اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامِ محبت لے کر آتے تھے۔رمضان المبارک میں چونکہ وہ عام دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم ان کے آنے کی خوشی میں صدقہ وخیرات بھی کثرت سے کرتے۔

رمضان المبارک میں سحری وافطاری کی فضیلت:

مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے: جسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ اللهَ وَ مَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ

(مسنداحمد بن حنبل 12:3)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، سحری کرنے والوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے: جو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افطار کے وقت روزہ دار کی دعا کو رد نہیں کیا جاتا۔(سنن ابن ماجہ364:2)

جامع ترمذی کی حدیث ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ،غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا(جامع ترمذی :807)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، تو اسے بھی اس کے برابر اجر ملے گا، سوائے اس کے کہ اس نے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی ہے۔

محترم حضرات!ہمیں چاہیے کہ رمضان المبارک میں ہم سحری وافطاری کے وقت اللہ کی طرف سے عطاء کردہ رحمتوں کو سمیٹیں، اپنے اورامت مسلمہ کے لئے خیر وبرکت کی دعائیں کریں۔

رمضان المبارک:رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھنے کا مہینہ:

رمضان المبارک میں صلہ رحمی کا خصوصی معمول بنانا چاہیے ساتھ ہی رشتہ داروں کے حقوق زیادہ سے زیادہ ادا کرنے چاہئیں۔اگر کسی رشتہ دار سے ناچاقی یا جھگڑا ہے تو رمضان المبارک شروع ہوتے ہی اس سے اپنا جھگڑا ختم کردیں۔اس سے معافی مانگیں اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صلہ رحمی کا معاملہ کریں۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم نے ارشاد فرمایا:**اَلْبِرُّ:حُسْنُ الْخُلُقِ**(صحيح مسلم:6516)نیکی حسن خلق ہے۔

محترم حضرات!رمضان المبارک امت مسلمہ کے لئے یہی پیغام لاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے رحمت وشفقت کا پیکر بن جائیں۔دوسروں کی ضرورتوں کا بھی اسی طرح احساس کریں جس طرح اپنی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت:

رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کریں، کم ازکم تین پارے روزانہ کا معمول ہونا چاہیے۔تراویح میں جو قرآن سنا جائے اس کو تراویح سے پہلے پڑھ کر جائیں اورامام صاحب

کی تلاوت کو بھی دھیان سے سنیں۔ اس کے علاوہ فجر، ظہر اور عصر کی نماز کے بعد تلاوتِ قرآن کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ قرآنِ مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا نہایت ضروری ہے تا کہ اس کا پیغام دل میں اتر سکے۔ جن حضرات کو عربی زبان آتی ہے وہ قرآنِ مجید کو غور و فکر اور سمجھ کے ساتھ پڑھیں اور جو عربی نہیں جانتے وہ عام تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی ضرور پڑھیں۔ کوشش کی جائے کہ قرآن کو سمجھ کر پڑھا جائے، اس کی ہدایات پر تدبر کیا جائے اور جو کچھ سمجھ میں آئے اس پر عمل کیا جائے۔ یہی قرآن سے حقیقی تعلق اور اس کی برکتوں کے حصول کا راستہ ہے۔

محترم حضرات! تلاوتِ قرآن افضل ترین عبادات میں سے ہے۔ بیہقی کی حدیث جسے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِيْ قِرَآءَةُالْقُرْآن(بیہقی، شعب الایمان،354:2،رقم:2022)

میری امت کی سب سے افضل عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔

یہ عظیم کتاب جس کی تلاوت کی بے پناہ فضیلت ہے، رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں نازل ہوئی۔ اس لحاظ سے قرآن حکیم اور رمضان المبارک کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا گویا اس تعلق کو مضبوط و مستحکم کرتا ہے۔

قرآن حکیم وہ واحد کتاب ہے جس کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سنن ترمذی کی حدیث ہے جسے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا **"الم"** ایک حرف ہے بلکہ **"الف"** ایک حرف **"لام"** ایک حرف اور **"میم"** ایک حرف ہے۔(سنن ترمذی 33:5،رقم:2910)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ، اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک میں قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے اور جبریل امین علیہ السلام کو سناتے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے، جو کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ(بخاری1: 7، رقم: 6)

حضرت جبریل امین رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔

محترم حضرات! روزِ قیامت تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرنے والوں اور اس کے معانی سمجھنے والوں کی شفاعت خود قرآن حکیم فرمائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے دن روزہ اور قرآن دونوں بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے (پینے) اور (دوسری) نفسانی خواہشات سے روکے رکھا، پس تو اس شخص کے متعلق میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات کے وقت جگائے رکھا، پس اس کے متعلق میری شفاعت قبول فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔**(مسنداحمد بن حنبل 2: 174، رقم: 6626)

رمضان المبارک میں قضاء نمازوں کا اہتمام:

اگر خدانخواستہ نمازیں قضاء ہوگئی ہیں، تو رمضان المبارک میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء کی جائے۔

قضاء کا آسان طریقہ یہ ہے کہ زندگی میں جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں ان کی تعداد متعین کرلے کہ کب اور کتنی نمازیں قضاء ہوئیں، پھر نوافل کی بجائے ہر نماز کے ساتھ پانچ نمازوں کی قضاء کرے یا پھر ہر نماز کے ساتھ ایک ایک نماز قضاء کرے۔

رمضان المبارک میں قیام الیل:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک کی راتوں میں قیام، تسبیح و تہلیل اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ نماز کی اجتماعی صورت جو ہمیں تراویح میں دکھائی دیتی ہے، اسی معمول کا حصہ ہے۔ قیامِ رمضان کی فضیلت سے متعلق بخاری کی حدیث ہے، جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیاہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ، إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهٗ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
(بخاری1: 22، رقم: 37)

جس نے رمضان میں بحالتِ ایمان، ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔

رمضان المبارک: کثرتِ عبادت وریاضت:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَ كَثُرَتْ صَلَا تُهٗ،وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ،وَاَشْفَقَ مِنْهُ**(بیہقی، شعب الایمان، 3: 310، رقم: 3625)

جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔

رمضان المبارک میں امت محمدیہ کے لئے تحائف:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں، جو اس سے پہلے کسی نبی کی امت کو نہیں ملے۔

(1) جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر التفات (ورحمت) پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (2) شام کے وقت ان (روزہ داروں) کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ (3) فرشتے ہر دن اور رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ (5) جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔

ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور، کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے؟۔ (بيهقي، شعب الإيمان، 3: 303، رقم: 3603/منذري، الترغيب والترهيب، 2: 56، رقم: 1477)

محترم حضرات! یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ بہت سے صاحبِ حیثیت افراد رمضان کے دن ٹھنڈے دفاتر، ائیر کنڈیشنڈ گھروں اور آرام دہ گاڑیوں میں بسر کرتے ہیں اور پھر افطار کے وقت طرح طرح کے کھانوں، مختلف پھلوں اور طرح طرح کے مشروبات سے سجے دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے اُن ضرورت مند روزہ دار مسلمانوں کو یاد بھی نہیں کرتے جو گلیوں اور سڑکوں پر تنگ دستی کے عالم میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ بعید نہیں کہ ہمارے ہی آس پاس کوئی ایسا ہو جو دن بھر خالی پیٹ محض پانی

سے روزہ رکھتا ہو اور افطار کے وقت کسی کے سہارے کا منتظر ہو۔

رمضان المبارک ہمیں احساسِ ذمہ داری اور ہمدردی کا درس دیتا ہے کہ ہم اپنے نادار، مفلس اور فاقہ زدہ بھائیوں کی خبر گیری کریں۔ بہت سے گھرانے ایسے ہیں جو اپنے اور اپنے بچوں کے لیے مناسب لباس اور کھانے کا انتظام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

اسی کے ساتھ یہ بابرکت مہینہ ہمیں ظاہری عبادت کے ساتھ باطنی اصلاح کی بھی دعوت دیتا ہے۔ یہ ہمیں ریاکاری، غیبت، عیب جوئی، مکر و فریب، بغض و حسد اور جھوٹ جیسے اخلاقی اور روحانی امراض سے بچنے کی تربیت دیتا ہے، تاکہ ہمارا روزہ صرف بھوک اور پیاس تک محدود نہ رہے بلکہ ہمارے کردار اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنے۔

احترامِ رمضان:

محترم حضرات! ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ضروری ہے کہ ماہِ رمضان کا پورا پورا احترام کرے۔ خود روزہ رکھیں، اگر کسی پر اس وقت روزہ فرض نہیں ہے (مثلاً حیض اور نفاس والی عورت اور بیمار یا مسافر شخص) یا روزہ تو اس پر فرض ہے مگر اپنی کوتاہی سے روزہ نہیں رکھتا، تو سب کو چاہیے کہ وہ رمضان المبارک کا احترام ضرور کریں۔ کسی روزہ دار کا مذاق نہ اڑائیں، کاروباری حضرات ماہِ رمضان میں خرد و نوش کی اشیاء کو کم منافع میں فروخت کریں، دوکاندار تو ایسی چیزوں کی فروخت نہ کریں، جن چیزوں کو بے روزہ لوگ کھاتے ہوں اور نہ ہی سرعام سگریٹ نوشی کریں۔

اگر رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی رمضان المبارک گزارنے کی منصوبہ بندی کر لی جائے گی تو اس مبارک مہینہ سے بھرپور استفادے کا موقع ملے گا۔

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے، ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جلدی

سو جائیں، صبح صادق سے پہلے بیدار رہوں تہجد، اشراق، چاشت اور اوّابین کی عادت بنائیں، قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھ کر پڑھیں، عبادات کا جدول بنائیں اور روزے رکھیں۔

مساجد میں ائمہ کرام تفہیم نماز، عقائد، ترجمہ قرآن اور احادیث وغیرہ کے کورسز کا اہتمام کرائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہِ مقدس **"رمضان"** کے اچھے سے اچھے انداز میں اہتمام کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔